سوال

(71)میت کو اٹھانے پر وضو کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث ((من حمل المیت فعلیه الوضوء ومن غسله فلیغتسل)) محققین حضرات اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف؟ اور آپ کی رائے کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کچھ روایات ایسی وارد ہوئی ہیں کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو اسے اٹھائے وہ وضو کرے۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک یہ سب روایات درجہ ثبوت کو نہیں پہنچیں زیادہ سے زیادہ یہ صحابی کا قول ثابت ہوتا ہے۔ البتہ مرفوع یعنی رسول اکرم ﷺ کا قول ثابت نہیں اس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب علل کبیر میں یہ عنوان قائم کرتے ہیں:

((ما جاء فی الغسل من غسل میتا))

پھر فرماتے ہیں:

((قال ابو عیسی سالت محمدا عن ہذا الحدیث من غسل میتا فلیغتسل فقال روی بعضھم عن سھیل بن أبی صالح عن إسحق مولی زائدة عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ موقوفا))

''یعنی میں نے محمد (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو'' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت اسحاق مولی زائدہ جو کہ ثقہ راوی ہے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفا نقل کی ہے یعنی یہ روایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے نہ کہ مرفوع حدیث۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ ابوصالح نے یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا بیان کی ہے لیکن یہ معلول ہے کیونکہ ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نہیں سنی۔ امام ترمذی بحوالہ بالا کتاب میں فرماتے ہیں:

((قال محمد ان احمد بن حنبل وعلی بن عبداللہ قالا لا یصح من ہذا الباب شیئ وقال محمد وحدیث عائشة رضی اللہ عنہا فی ہذا الباب لیس بذاک)) علل کبیر: ج1 ص42، 43.

''یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن عبداللہ بن المدینی دونوں نے فرمایا کہ اس باب میں کچھ بھی ثابت نہیں۔'' امام بخاری رحمۃ

اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ اس سلسلہ میں سیدتنا وامنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت مروی ہے ۔ (جو کہ ابوداود میں ہے) لیکن وہ بھی صحیح نہیں ۔''

خود امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ۔ امام خطابی معالم السنن شرح سنن ابی داود میں فرماتے ہیں کہ فی اسناد الحدیث مقال یعنی اس حدیث کی سند میں کلام ہے ۔ اسی طرح امام ابن ابی حاتم اپنی کتاب ''العلل : ج ۱ 'صفحہ ۳۵۱) میں اپنے والد امام حاتم رازی سے نقل فرماتے ہیں کہ :

((الصواب عندی ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ موقوف))

''یعنی میرے نزدیک درست بات یہ ہے کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے ، یعنی موقوف ہے نہ کہ مرفوع ۔''

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ السنن الکبری جلد 1 صفحہ 302 میں لکھتے ہیں :

((الصحیح موقوف علی ابی ہریرۃ لأن الروایات المرفوع فی ہذا الباب عن ابی ہریرۃ غیر قویۃ لجہالۃ بعض رواتہا وضعف بعضہم))

''یعنی صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے کیونکہ اس باب کی مرفوع روایات بعض راویوں کے ضعف اور بعض کے مجہول ہونے کی وجہ سے قوی نہیں ہیں ۔''

امام ابن الوزی (العلل المتناہیۃ جلد ۱ 'صفحہ ۳۷۸) میں اس روایت کے متعلق لکھتے ہیں :

((ہذہ الأحادیث کلہا لا یصح))

یہ سب کی سب احادیث صحیح نہیں ہیں ۔''

بہر حال ائمہ احادیث کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ اس باب میں کوئی بھی مرفوع روایت صحیح ثابت نہیں زیادہ سے زیادہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ثابت ہوگا اور صحابی کا قول حجت نہیں ۔

لہذا راقم الحروف کی تحقیق یہ ہے کہ نہ تو میت کو غسل دینے والے پر غسل واجب ہے اور نہ ہی اسے اٹھانے والے پر وضو ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 394

محدث فتویٰ